چانداورخلاوغیرہ پرقبلہ

چاند پرنماز اوراستقبال قبلہ کاحکم:

سوال: حالات حاضرہ کو دیکھتے ہوئے بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ آج کل لوگ چاند پراتر کر رہنے کی باتیں کرتے ہیں، تو کیا یہ ممکن ہے؟ بفرض محال اگر آدمی چاند پر سکونت اختیار کرلے، تو کیا وہاں پر نماز پڑھنا صحیح ہوگا اور کس طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے؟

الجواب ــــــــــــــــــــ وباللّٰہ التوفیق

اگر جگہ مل جائے تو جماعت بھی کر سکتے ہیں ورنہ تنہا پڑھ لیں قضا نہ کریں۔قبلہ نما رکھ کر قبلہ معلوم کر سکتے ہیں ورنہ تحری کر کے سمت قبلہ متعین کرلیں۔اگر تحری میں غلطی بھی واقع ہوجائے اور تحری کر کے سمت قبلہ متعین کرلیں تو نماز ادا ہوجائے گی، ﴿فَأَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ﴾(۱) پرعمل ہوجائے گا۔

سیٹ سے علیحدہ ہوکر کسی خالی جگہ میں قیام ورکوع وسجدہ کے ساتھ نہ پڑھی جائے، تو سیٹ ہی پر بیٹھے اشارہ سے رکوع وسجدہ کر کے پڑھ لیں، پھر زمین پراتر کر فرض کا اعادہ کرلیں، چاند کیا زہرہ ومریخ وغیرہ پر جانا، رہنا ممکن ہے، اس میں شرعاً کوئی مانع نہیں ہے اور وہاں نماز پڑھنا بھی صحیح ہوگا، بلکہ وہاں بھی نماز پڑھنے کا حکم اور وجوب اسی طرح باقی رہے گا اور نماز قبلہ رخ ہی پڑھنی ہوگی، قبلہ نما رکھ کر یا کسی اور ذریعہ سے، ورنہ تحری کر کے قبلہ متعین کریں گے اور جس طرح یہاں نماز فرض ہے، اسی طرح وہاں بھی فرض رہے گی۔فقط واللہ اعلم

کتبہ العبد نظام الدین اعظمی، مفتی دارالعلوم دیوبند، سہارنپور۔الجواب صحیح محمود غفرلہ، مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب صحیح: سید احمد علی سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔(منتخبات نظام الفتاویٰ:۱/۲۰۱،۲۰۲)و(نظام الفتاویٰ، جلد پنجم، جزء اول:۱۵۳۔۱۵۴)

چاند پرسمت قبلہ:

سوال: ابھی امریکی خلاباز جو چاند پرسیر وتفریح کر کے آئے اور وہاں سے مٹی وغیرہ بھی لائے، اس سے ایک مسئلہ یہ پیدا ہوگیا کہ اگر وہاں نماز پڑھنے کی حاجت ہو، تو تعین سمت قبلہ کس طرح کیا جائے؟ جب چاند پر جانا متیقن

(۱) سورۃ البقرۃ:۱۱۵۔

ہو چکا ہے، تو اس کا بھی امکان ہے کہ مسلمان بھی چاند پر جائیں اور ان کا وہاں نماز پڑھنے کی ضرورت پیش آجائے۔

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

جب وہاں جا کر رہنا دشوار نہیں، تو سمت قبلہ معلوم کرنا کیا دشوار ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند۔ الجواب صحیح: بندہ نظام الدین عفی عنہ، دارالعلوم دیوبند۔ (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۲۸) ☆

(۱) "وجهة الكعبة تعرف بالدليل، والدليل فى الأمصار والقرى المحاريب التى نصبها الصحابة و التابعون، فعلينا اتباعهم، فإن لم تكن فالسوال من أهل ذلك الموضع، أما فى البحار والمفاوز فدليل القبلة النجوم". (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى استقبال القبلة: ٦٣/١، رشيدية)

"ولا يخفى أن أقوىٰ الأدلة النجوم، والظاهر أن الخلاف فى عدم اعتبارها إنما هو عند وجود المحاريب القديمة؛ إذ لا يجوز التحرى معها كما قدمناه، لئلا يلزم تخطئة السلف الصالح وجماهير المسلمين، بخلاف ما إذا كان فى المفازة، فينبغى وجوب اعتبار النجوم ونحوها فى المفازة؛ لتصريح علمائنا وغيرهم بكونها علامة معتبرةً، فينبغى الاعتماد فى أوقات الصلاة وفى القبلة، علىٰ ما ذكره العلماء الثقات فى كتب المواقيت، وعلىٰ ما وضعوه لها من الآلات كالربع والاصطرلاب، فإنها إن لم تفد اليقين تفد غلبة الظن للعالم بها، وغلبة الظن كافية فى ذلك". (رد المحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مبحث فى استقبال القبلة: ٤٣١/١، سعيد)

ولو دخل بلدةً وعاين المحاريب المنصوبة يصلى إليها ولا يتحرى، وكذا لو كا ن فى المفازة والسماء مصحية وله علم باستدلال النجوم على القبلة لا يتحرى، كذا فى محيط السرخسى". (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى استقبال القبلة: ٦٤/١، رشيدية)

☆ چاند پر سمت قبلہ:

سوال: اگر کوئی مسلمان چاند پر پہنچے اور نماز پڑھنا چاہے، تو اس کا قبلہ کون سی سمت ہوگا؟

الجواب ــــــــــــــــ حامداً و مصلیاً

زمین پر رہتے ہوئے جس سمت نماز پڑھی جاتی ہے، اسی سمت پر اس جگہ نماز کا حکم ہے۔

﴿وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهُ﴾ (سورة البقرة: ١٥٠)

(و) السادس (استقبال القبلة) حقيقةً أو حكمًا... (ولغيره) أى معاينها (إصابة جهتها) بأن يبقى شيء من سطح الوجه مسامتًا للكعبة أو لهوائها.

قال الشامى تحت قوله بأن يبقىٰ: ثم اعلم أنه ذكر فى المعراج عن شيخه أن جهة الكعبة هى الجانب الذى إذا توجه إليه الإنسان يكون مسامتًا للكعبة أو هوائها تحقيقاً أو تقريبًا.

(والمعتبر) فى القبلة (العرصة لا البناء) فهى من الارض السابعة الى العرش. (الدر المختار) (قوله لا البناء) أى ليس المراد بالقبلة الكعبة التى هى البناء المرتفع على الأرض، ولذا لو نقل البناء إلىٰ موضع آخر وصلى إليه لم يجز، بل تجب الصلاة إلىٰ أرضها. (ردالمحتار، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، مبحث فى استقبال القبلة: ٤٢٧/١-٤٣٢، سعيد)

"المعتبر التوجه إلىٰ مكان البيت دون البناء، وفى فتاوى الحجة: الصلاة فى الآبار العميقة والجبال والتلال الشامخة وعلىٰ ظهر الكعبة جائزة؛ لأن القبلة من الأرض السابعة إلى السماء السابعة بحذاء الكعبة إلى العرش آه" (الفتاوىٰ الهندية، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى استقبال القبلة: ٦٣/١، رشيدية) فقط والله تعالىٰ أعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۵/۵۲۹)